بُلیٹن جون ۲۰۱۱ء

ختمِ نبوت کی داعی واحد جماعت

حضرت محمد مصطفٰی (ﷺ) کے بعد کوئی نبی نہیں، نہ نیا نہ پُرانا

مدیر
شاہد عزیز

اعلانات اور خبریں

انگلستان

نماز جمعہ ۱ بجے دوپہر

مجالس

مُنتظمہ ۵ جون ۲ بجے بعداز دوپہر

عام جلسہ ۵ جون ۳ بجے بعداز دوپہر

قرآن کریم کا نظر ثانی شدہ انگریزی ترجمہ

جماعت احمدیہ لاہور کے اکابرین نے جو بیعت حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر کی تھی اُسے خُوب نباہا اور اپنی زندگیاں اُن کے خواب کو کہ مغرب کے سامنے اسلام کی اصل تصویر پیش ہو پورا کرنے میں صرف کر دیں۔ ایک عظیم کام جو کہ خدا تعالٰی نے حضرت مسیح موعود کے ذمہ لگایا تھا وہ قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ تھا۔ حضرت مسیح موعود نے پیشگوئی کی تھی کہ یہ کام وہ خود کریں گے یا وہ جو اُن کی شاخ ہے اور اِس طرح اُن میں شامل ہے۔ حضرت مولانا محمد علی نے حضرت مسیح موعود کی یہ خواہش پوری کی اور علم کا ایک شاہکار لکھا۔ اُن سے پہلے بھی مسلمانوں نے قرآن کے انگریزی تراجم کئے تھے لیکن خدائی منصوبہ یہ تھا کہ قبولیت اُس ترجمہ کو حاصل ہو جو مسیح موعود جنہیں اللہ نے تبلیغ اِسلام کے لئے بھیجا تھا اُن کے ایک خادم نے کیا۔ اِس شاہکار کا پہلا ایڈیشن ۱۹۱۷ء میں منظرِ عام پر آیا۔

لیکن کسی بھی کام میں حرف آخر صرف خدائی کام ہی ہوتا ہے اور دوسرے تمام کاموں میں بہتری کی جا سکتی ہے اور اُنہیں بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ حضرت مولانا محمد علی سے بہتر یہ کوئی نہیں جانتا تھا جنہوں نے متعدد دفعہ اپنے ترجمے پر نظر ثانی کی۔ ایک اشاعت میں اُنہوں نے پرانی انگریزی کے الفاظ مثلاً thou, thee اور wilt ترک کر کے نئے الفاظ کا استعمال کیا۔ اگرچہ بعد میں وہ پھر پُرانی اور روایتی انگریزی کے استعمال کی طرف چلے گئے۔ اُن کی فیملی اور جماعت کے دیگر احباب نے اُن کے کام پر نظر ثانی اور اُس کی ترتیبِ نو کا کام جاری رکھا۔ اُن کے بیٹے، محمد احمد نے The Religion of Islam کی تدوین نو کی۔ یہاں تک کہ اُس میں وہ مضامین اور باب بھی شامل کئے جو حضرت مولانا کا شامل کرنے کا ارادہ تھا لیکن جو لکھنے کا اُنہیں وقت نہ مِل سکا۔ اِسی طرح Islam - The Religion of Humanity پر بھی ڈاکٹر زاہد عزیز نے نظر ثانی کی اور حضرت مولانا محمد علیؒ کی دوسری تحریرات سے مواد

لے کر اُس میں شامل کیا اور اِس کو Ohio, USA کی جماعت احمدیہ لاہور نے شائع کیا۔ اور اِس کا نیا ترین ایڈیشن حجم اور مواد کے لحاظ سے پہلے سے کوئی مطابقت نہیں رکھتا۔ یہ ایک عظیم روایت ہے جس میں ہماری جماعت مُنفرد ہے اور جس پر ہمیں فخر ہونا چاہیے۔

پچھلی صدی کی ساتویں دھائی میں جب انگلستان کی شاخ کے ممبران لاہور میں موجود تھے تو محترم محمد احمد صاحب مرحوم نے اُنہیں پوچھا کہ کیا اُن کے ذہن میں مرکز کی شائع کردہ تصنیفات کو بہتر بنانے کے لئے کوئی تجاویز ہیں۔ تو اُنہیں بتایا گیا کہ مغرب میں ایک ایسے انگریزی ترجمہ قرآن کی ضرورت ہے جس کی انگریزی سادہ ہو اور جس میں انگریزی کے پُرانے الفاظ کی بجائے نئے الفاظ کئے گئے ہوں، جس کے ساتھ عربی کا متن نہ ہو اور جس کے حاشیے مُختصر ہوں۔ اِس پر مرحوم نے احباب کو ایک مسودہ دکھایا جو اِن تجاویز سے مِلتے جُلتے ترجمہ قرآن کا تھا جس کی زبان آسان تھی، نوٹس مُختصر تھے اور عربی متن نہیں تھا اور جس پر وہ کافی عرصہ سے کام کر رہے تھے۔ حضرت ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب، جو اُس وقت مرکز کے نائب صدر تھے، اُنہوں نے بھی اِس تجویز کی حمایت کی اور جلد از جلد اِس کام کو مکمل کرنے میں مرحوم کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ محمد احمد مرحوم نے کام مکمل تو کر لیا لیکن بدقسمتی سے اُن کا مسودہ گُم ہو گیا اور کوشش کے باوجود مِل نہ سکا اور محمد احمد صاحب اپنی جان لیوا بیماری کی وجہ سے دوبارہ اِس کام کی طرف متوجہ نہ ہو سکے۔

لگتا ہے کہ خدائی منصوبہ یہ تھا کہ اِس کام کو کوئی اور مکمل کرے۔ محترم محمد احمد کی وفات پر حضرت ڈاکٹر سعید احمدؒ نے ایک تعزیت کے خط کے جواب میں لکھا کہ وہ اس بات پر بہت خوش ہیں کہ ڈاکٹر زاہد عزیز نے اُن کاموں کو پورا کرنے کا بیڑا اُٹھایا ہے جو محمد احمد صاحب کی بے موقع وفات سے نامکمل رہ گئے ہیں۔

ڈاکٹر زاہد عزیز نے اِس کام کا بیڑا اُٹھایا اور جب بھی اُنہیں اپنی نوکری یا جماعت کے دوسرے کاموں سے فرصت ملتی وہ اِس پر کام کرتے۔ اِس labour of love کا نتیجہ مارچ ۲۰۱۱ء میں ظاہر ہوا۔ پیپر بیک میں ایک اعلیٰ درجے کو کتاب جس کا کوّر چمکنے کا غذ کا سبز رنگ کا ہے اور جس پر سُنہری رنگ سے قرآن کریم لکھا گیا ہے۔ یہ حجم میں مکمل ایڈیشن سے بڑا ہے اسلئے کہ پرنٹنگ کے لئے ہلکا کاغذ استعمال نہیں کیا گیا۔

لیکن اِس کی اصل خوبصورتی وہ آسان زبان ہے جو اِستعمال کی گئی ہے۔ اِس ترجمے کا مقصد تبلیغ تھا اور یہ ذہن میں رکھ کر ہم دیکھ سکتے ہیں کہ نئی اور آسان زبان سے یہ کسقدر آسان ہو گیا ہے۔

بہر حال پبلشر کو ہماری کچھ تجاویز ذہن میں رکھنی چاہیں۔ ایک تو یہ کہ ایک صفے کا ٹائٹل ہے "Recitational Parts of the Holy Quran" اِس کا مقصد سمجھ میں نہیں آتا۔ اگر ٹائٹل بدل دیا جائے تو یہ واضح ہو جائے کہ اِس کا مقصد کیا ہے۔ اِسی طرح اگر ہلکا کاغذ استعمال ہو تو کتاب کا حجم کم ہو جائے گا جس سے ڈاک کا خرچ کم ہو جائے گا۔ binding کو بھی بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ کتاب کے حجم کی وجہ سے اِس کو فلیٹ رکھنے کی کوشش کی جائے تو یہ ٹوٹ جاتی ہے۔

لیکن یہ معمولی چیزیں ہیں اور جب اِن کا مقابلہ اُس محنت شاقہ سے کیا جائے جس سے یہ کتاب تیار اور پرنٹ کی گئی ہے تو یہ غیر اہم معلوم ہوتے ہیں۔ جماعت احمدیہ لاہور نے جو عظیم الشان لٹریچر پیدا کیا ہے یہ اس میں قابل قدر اضافہ ہے اور ہر ایک جو مغرب میں تبلیغ اسلام کر رہا ہے یا جو نومسلم ہے یہ اُس کے لئے ضروری ہے۔ اِس کا ثبوت وہ ای میلیں ہیں جو حق کے مُتلاشی اِس ترجمے کی تعریف میں ہمیں بھیج رہے ہیں۔

دُعا ہے کہ حضرت مولانا محمد علی صاحبؒ کی روح کو اِس کام سے مُسرت حاصل ہوئی ہو گی کہ اُن کے بعد آنے والی نسلوں نے اُن کے اِن الفاظ کی لاج رکھ لی کہ جب تم اپنے بزرگوں کو دفن کرو تو اُن کی ساتھ اُن کی روایات بھی دفن نہ کر دینا۔ یہ نہ ہو کہ لوگ کہیں کہ یہ جماعت مرتی چلی جاتی ہے۔

خطبہ جمعہ

نصیر احمد عزیز

یہ خطبہ ایک طرح سے اُس سیریز کا حصہ جو پچھلے کچھ ہفتوں سے تخلیقِ کائنات کے متعلق دیئے گئے ہیں۔ میں قرآن کریم کی پہلی آیت کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ وہ آیت یہ ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

جس لفظ کے متعلق میں کچھ کہنا چاہتا ہوں وہ ہے لفظ 'رب'۔ عربی ایک ایسی زبان ہے جس میں ایک ایک لفظ کے کئی مطالب ہیں۔ ہر لفظ کا ایک ماخذ ہے جس کا ایک مطلب ہوتا ہے اور دوسرے مطالب کسی ایک مماثلت کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ میں آپ کی خدمت میں اِس کی ایک مثال پیش کرتا ہوں۔

قرآن کریم میں ایک سورۃ ہے جس کا نام ہے سورۃ یوسف۔ انگریزی میں یوسف کو جوزف کہا جاتا ہے اور یہ وہی نبی ہیں جن کا ذکر عہد نامہ عتیق میں ہے۔ یہ اُنہی کی کہانی ہے لیکن فرق یہ ہے کہ قرآن کریم اُنہیں ایک نیک اور پاکیزہ انسان کے طور پر پیش کرتا ہے اور یہ اُس تصویر سے بالکل مختلف ہے جو کہ بائیبل میں ہے۔ ہمیں علم ہے کہ بادشاہ ایک الزام لگا کر حضرت یوسف کو گرفتار کر لیتا ہے اور جیل بھیج دیتا ہے۔ لیکن بعد میں اُسے مدد کی ضرورت پڑتی ہے تو وہ اپنے ایک سپاہی کو بھیجتا ہے کہ وہ جائے اور حضرت یوسف کو جیل سے لے آئے۔ لیکن حضرت یوسف اِس وجہ سے رہائی نہیں چاہتے کہ بادشاہ کو اُن پر ترس آ گیا ہے یا یہ کہ وہ اُن کی مدد چاہتا ہے۔ وہ رہائی اِس وجہ سے چاہتے ہیں کہ وہ بیگناہ ہیں اور بادشاہ یہ تسلیم کرے کہ وہ حضرت یوسف کو جیل بھیجنے میں غلطی پر تھا۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ حضرت یوسف نے سپاہی کو یہ جواب دیا۔

وَ قَالَ الْمَلِکُ ائْتُوْنِیْ بِهٖ ج فَلَمَّا جَآءَ هُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّکَ فَسْئَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِیْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ط اِنَّ رَبِّیْ بِکَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ"

بادشاہ نے کہا اُسے میرے پاس لاؤ۔ مگر جب شاہی فرستادہ (عربی میں یہاں لفظ رسول استعمال ہوا ہے) یُوسُفؑ کے پاس پہنچا تو اُس نے کہا ''اپنے رب کے پاس واپس جا اور اُس سے پوچھ کہ اُن عورتوں کا کیا معاملہ ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے؟ میرا رب تو اُن کی مکاری سے واقف ہی ہے۔'' (تفہیم القرآن، ابوالاعلےٰ مودودی، جلد دوم، صفحہ ۴۰۷ تا ۴۰۸)۔ دیکھیں کہ یہاں لفظ رب ایک ہی فقرے میں دو مختلف انداز میں استعمال ہوا ہے۔

حضرت یُوسفؑ فرماتے ہیں ''میرا رَب'' اور ''تیرا رَب''۔ عام طور پر لفظ رَب کا ترجمہ خدا کیا جاتا ہے۔ تو کیا اِس کا مطلب ہے کہ خدا دو ہیں اور یہ تعلیم اسلام نہیں کہ خُدا صرف ایک ہی ہے۔ کیا مصر کا بادشاہ یہ دعویٰ کرنے میں حق بجانب تھا کہ وہ خُدا ہے؟ اِس کا مطلب کیا ہے؟ مطلب بڑا آسان ہے اور وہ یہ ہے۔ لفظ رَب کا مطلب ہے مالک اور پرورش کرنے والا۔ تو ایک معنوں میں بادشاہ اپنے سپاہی کا رَب ہے اس لئے کہ سپاہی اُس کا مُلازم ہے اور اُس کا گزارہ اُس تنخواہ پر ہوتا ہے جو اُسے بادشاہ سے مِلتی ہے اور سپاہی ہونے کے ناطے غالباً کھانا اور رہائش بھی۔

لیکن یہ حضرت یُوسف کا رَب نہیں جو ساری کائنات کی پرورش کرتا ہے۔ حضرت یوسفؑ کا رَب یوسفؑ کا، بادشاہ کا، اُس کے سپاہی کا غرضکہ کرہ ارض پر ہر ایک کا مالک اور اُن کی پرورش کرنے والا ہے۔ سو حضرت یُوسف کا رَب اللہ ہے جو ساری کائنات کا مالک ہے جس میں وہ سپاہی، اُس کا خاندان، بادشاہ کی فوج اور اُس کے وزیر سب شامل ہیں۔ وہ دونوں رَب ہیں اسلئے کہ دونوں رازق ہیں لیکن اُن میں فرق کرنا ضروری ہے۔ ایک رب العالمین ہے دوسرا چند لوگوں کا رَب۔

یہ جواب ہے اُن لوگوں کا جو کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود ایک نبی اور رسول تھے اِس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اِن القاب سے مُخاطب کیا تھا۔ اگر یہ درست ہے تو پھر مصر کا بادشاہ خدا ہے اس لئے کہ قرآن کریم اُس کے لئے رَب کا لفظ استعمال کرتا ہے۔ اگر مصر کا بادشاہ خدا نہیں تو پھر حضرت مرزا غلام احمد بھی نبی اور رسول نہیں اور یہ الفاظ دوسرے معنوں میں استعمال کئے گئے ہیں۔ لیکن یہ آج کے خطبہ کا موضوع نہیں اور میں نے لفظ رَب صرف مثال کے طور پر استعمال کیا تھا یہ دکھانے کے لئے کہ اگر ہم الفاظ کے استعمال کو سمجھنے کے لئے اپنی عقل کا استعمال نہ کریں تو پھر ہمیں قرآن صحیح طور پر سمجھ نہیں آ سکتا۔

تو میں نے عرض کیا تھا کہ رَب کا مطلب ہے مالک یا رازق۔ اِس سے آگے ہے عالمین۔ عام طور پر اِس کا ترجمہ دُنیا کیا جاتا ہے یعنی دُنیا کا مالک یا رازق۔ لیکن اِس کا مطلب ساری کائنات بھی ہوسکتا ہے۔ کیا کائنات ایک ہی ہے یا بہت سی؟ کیا یہ ساری کائناتیں ایک ہی وقت میں وجود میں آئیں یا کوئی پہلی کائنات تباہ ہوگئی اور اُس کی جگہ اِس کائنات نے لی۔ اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے ایک دِن آئے گا جب یہ کائنات جس کو ہم جانتے ہیں وہ تباہ ہو جائے گی لیکن اگر خدا تعالیٰ اِس جسمانی دُنیا کا مالک ہے تو کیا پھر وہ ایک دوسری جسمانی کائنات کی تخلیق کرے گا یا اِس کا مطلب وہ روحانی دُنیا ہے جس میں ہم مرکر داخل ہوتے ہیں۔ ہمارے پاس اِن سوالوں کا کوئی جواب نہیں۔ ہم صرف یہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارا مالک اور رازق ہے اِس دُنیا میں اور اگلی دُنیا میں بھی، چاہے وہ دُنیا جسمانی ہو یا رُوحانی۔ ہم یقین سے صرف اِتنا ہی کہہ سکتے ہیں۔

مرقد پُر نور، نور فاطمہ، بہشتی مقبرہ قادیان ہندوستان
اہلیہ حضرت مولانا محمد علی

ویسے تو سائنس بھی یہ ہی کہتی ہے کہ ایک دِن ایسا آئے گا کہ یہ ساری کائنات ختم ہو جائے گی۔ خدا تعالیٰ تو کہتا ہے کہ اِس دُنیا کے بعد اور بھی دُنیا ہیں لیکن سائنس اِس کا جواب دینے سے قاصر ہے۔ آئیں دُعا کریں کہ یہ دُنیا ہو یا دوسری دُنیا خدا تعالیٰ ہمیں شر سے بچائے اور اپنے حفظ و امان میں رکھے۔

دُعا کریں کہ خدا ہر انسان کی مُشکلات آسان کرے اور ہر ایک کو صحت دے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے مرکز کو شر سے محفوظ اور اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ اور حضرت امیر کی تبلیغ اسلام اور توسیع جماعت کی کوششوں میں اُن کا حامی و ناصر ہو۔ (آمین)

شائع کردہ
احمدیہ انجمن اشاعت اسلام (لاہور) یو کے
15 Stanley Ave
Wembley
UK
HA0 4JQ